سوال

(677)جس طرح کی نذرمانی ہو' اسی طرح پورا کرنا ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اللہ تعالی کیلیۓ یہ نذرمانی تھی کہ اگراللہ تعالیٰ نے میری بیٹی کوشفا عطا فرمادی تو میں اللہ تعالی کیلیۓ ایک بکری ذبح کروں گا۔ الحمدللہ!اب بیٹی شفایاب ہوگئ ہے توکیا میرے لیے اس ذبیحہ کی قیمت کرنا جائز ہے؟ کیونکہ فقیر توگوشت کے بجاۓ مال کوترجیح دیتا ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالی آپ کوجزائے خیر سے نوازے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمدللہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ پرواجب ہے کہ اپنی نذرکوپوراکریں' اس بکری کوذبح کریں' جس کی نذرمانی تھی اورتقرب وطاعت الٰہی کے حصول اورنذرکوپورا کرنے کیلیۓ اسے فقراء پرصدقہ کردیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَن نَذَرَأَن يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَن نَذَرَأَن يَعْصِيَهُ فَلَايَعْصِهِ۔ (صحيح بخاری)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذرمانے تواسے اسی کی اطاعت کرنی چاہیۓ اورجواللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذرمانے تواسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیۓ''۔

لہذاآپ کیلیۓ قیمت کوصدقہ کرنا جائزنہیں بلکہ واجب یہ ہے کہ بکری ذبح کریں جیساکہ آپ نے نذرمانی تھی۔ اگرآپ نے یہ نیت کی تھی کہ اس کے گوشت کوآپ اورآپ کے اہلخانہ کھائیں گے یا آپ اپنے پڑوسیوں اوررشتہ داروں کودعوت پربلائیں گے توپھرنیت کے مطابق عمل کریں وار اس صورت میں اسے فقراء میں تقسیم کرنا لازم نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

«إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَن كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْإِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَإِلَيْهِ۔ (صحيح بخاری)

''تمام اعمال کادارومدارنیتوں پرہے اورہرشخص کیلیۓ صرف وہی ہے جس کی اس نے نیت کی''۔

ہم آپ کویہ وصیت کرتے ہیں کہ آئندہ نذرنہ مانیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

«"لَا تَنْذِرُوا، فَإِنَّ النَّذْرَلَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِشَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ" (صحيح مسلم)

''نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر الٰہی کو تو نہیں ٹال سکتی' ہاں البتہ اس کے ساتھ بخیل کے مال میں سے کچھ ضرور نکال لیا جاتا ہے''۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص541

محدث فتویٰ